سوال

(458) طوافِ زیارت اور طوافِ الوداع کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا طوافِ زیارت کے ساتھ ہی طواف الوداع کیا جا سکتا ہے۔ طواف الوداع کی کتنی مدت ہے۔ کیا ایک دفعہ میقات سے گزرنے کے بعد دوبارہ آکر طواف الوداع کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر ہر صورت میں طواف الوداع کرکے طائف جانا چاہیے۔ (یہ میقات قرن المنازل سے باہر ہے) (سائل ڈاکٹر حبیب الرحمن کیلانی، طائف، سعودی عرب) (۱۲ جون ۲۰۰۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طوافِ زیارت اگر تاخیر سے ہو تو دونوں لکھے ہو سکتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ طوافِ الوداع کے بعد مکہ سے کوچ کر جائے۔ ہاں البتہ اگر نماز کا وقت ہو تو نماز پڑھ کر سفر کر جائے۔ اتنی تاخیر کا کوئی حرج نہیں۔ بلاوجہ زیادہ رُکنا نہیں چاہیے۔ ہاں واپس دوبارہ آکر طوافِ الوداع ہو سکتا ہے اور اگر واپس نہ آئے تو فدیہ دے۔ (فتح الباری، ج:۳، ص:۵۸۵)

تاہم کوشش ہونی چاہیے کہ طوافِ الوداع کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہو۔ برادرِ محترم ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے مطابق سولہ سوالوں کے جوابات بالاختصار عرض کر دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمیع اعمال میں خلوص بخشے۔ آمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:355

محدث فتویٰ